تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۱۴)

اسماء و صفات باری تعالیٰ
اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۱۹- الرّزّاق

وہ ممدوح جو خالقِ ارزاق ہے، تمام مخلوق کو رزق عطا فرماتا اور پھر ان تک یہ رزق پہنچاتا بھی ہے —— رزق دو قسم کے ہیں، ظاہری اور باطنی! —— ظاہری رزق وہ ہیں، جن کا تعلق اجسام و ابدان کو توانائی دینے سے ہے۔ اور باطنی وہ کہ جو قلوب و نفوس کی غذا ہیں، مثلاً معارف و علوم وغیرہ۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۴)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ" (الذّٰریٰت: ۵۸)

"اللہ تعالیٰ ہی رزق پہنچانے والا، زبردست، قوت والا ہے"

قاضی ابو عبداللہ الحلیمی کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی رزّاق ہے جو مسلسل رزق دیتا ہے، نیز انتہائی وسیع پیمانے پر اور بکثرت عطا فرماتا ہے۔

خطّابی فرماتے ہیں: رزّاق وہ ممدوح ہے جو رزق کا کفیل ہے، ہر نفس کو اس کی غذائی نعمتوں سے نواز کر قوتیں عطا فرماتا ہے، اور پھر اس کی بقا کا محافظ بھی ہے!

غرض جو چیز بھی انسان کے قوائے جسمانی کی بقا اور فکری توانائی کے لیے ملتی ہے، اس کا عطاکنندہ، حقیقی صاحبِ قوت، اللہ تعالیٰ ہی ہے —— اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں:

"وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ —— الآیۃ!" (قٓ: ۱۰-۱۱)

"اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہ بتہ ہوتا ہے —— یہ (سب کچھ) بندوں کی روزی کے لیے (ہے)!"

نیز فرمایا :

"وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ" (الذّٰریٰت : ۲۲)

"اور تمہارا رزق، اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، آسمانوں میں ہے!"

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہر وہ چیز جس کے کھانے کی بندوں کو اجازت ہے، وہ حکماً حلال ہے۔ اور جو چیز ممنوع ہے، وہ حکماً حرام ہے ۔۔۔ اگرچہ ان سب پر رزق کا اطلاق ہوگا اور ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (الاسماء والصفات ص ۶۶)

پس "الرزّاق" وہ ممدوح ذات ہے، جس کی عطا کہ وہ غذا کے بغیر اجسام کا قیام بقا ناممکن ہو ۔۔۔ غذا میں یہ تاثیر ہو کہ وہ ضروری حد تک توانائی بہم پہنچائے، اور جب رزق دینے والا رزق و غذا سے اس اثر کو چھین لے تو زندگی بھی مفقود ہو جائے۔ (ایضاً)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"ما احد اصبر على اذى سمعه من الله يدعون له الولد ثم يعافيهم ويرزقهم" (بخاری ج ۹ ص ۲۰۶)

"اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اذیت پر صبر کرنے والا اور کوئی نہیں ۔۔۔ وہ یہ سننے کے باوجود کہ لوگ اس کے لیے اولاد مقرر کرتے ہیں، انھیں عافیت بھی دیتا ہے، اور رزق بھی عطا فرماتا ہے!"

انسان کے دل میں جب یہ یقین پختہ ہو جائے کہ اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے ان صاحبِ ایمان بندوں کے اس یقین کو ضائع نہیں کرتے ۔۔۔ ارشاد ہوتا ہے :

"وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ"

"اللہ تعالیٰ جسے چاہے، بلا حساب رزق عطا فرماتا ہے!"

دوسری جگہ اپنی شانِ ربوبیت کا اظہار یوں فرمایا :

"وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" (العنکبوت : ۶۰)

"اور کتنے ہی جاندار تو ہیں، جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، پھر اللہ تعالیٰ ہی

انھیں رزق عطا فرماتا ہے اور تم کو بھی — اور وہ سننے والا جاننے والا ہے!"

انسان کو چاہیے کہ اللہ رب العزت کے نازل کردہ احکام پر ایمان لائے اور اس ذاتِ باری تعالیٰ پر کما حقہٗ توکل کرے — ایسا توکل، جس کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی کہ:

"ولو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر، تغدوا خماصا وتروح بطانا" (ترمذی، ابن ماجہ قبسات من ھدی النبوۃ ص ۶۴)

"اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا توکل کرو، جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے، تو وہ تمھیں بھی ایسے ہی رزق عطا فرمائے، جیسے پرندوں کو رزق عطا فرماتا ہے — وہ صبح کو (اپنے گھونسلوں سے) بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔"

اگر بندے کو ایسی ہی ایمان کی گہرائی اور پختگی حاصل ہو جائے اور پھر اس پر اپنے طرزِ عمل کو استوار کرے تو قہر و خوف، تسلّط و حسد سے چھٹکارا پالے، اور ایسے ہر قسم کے امراضِ اجتماعیہ سے محفوظ ہو جائے جو ایمان کو کمزور اور مفقود کر دیتے ہیں — یہ رزق نہ ملنے کا خوف ہی تو لوگوں کی گردنوں کو اغیار کے در پر ذلیل و رسوا کرنے پر مجبور کرتا ہے، اور ایمان کی اس کمزوری کی بناء پر انسان دوسروں کے جائز و ناجائز دباؤ کو خود دعوت دیتا پھرتا ہے۔ حالانکہ رزق کے خزانوں کی چابیاں اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہیں، اور انسان کو یہ لائق ہی نہیں کہ وہ اپنے سر کو غیر اللہ کے در پر جھکائے اور حصولِ رزق کی خاطر غیروں کی گدائی کرے۔

ہم اللہ رب العزت سے دعاء کرتے ہیں کہ اپنے علاوہ وہ ہمیں ہر کسی سے مستغنی کر دے، حلال و حرام کی تمیز عطا فرمائے اور اپنے پاس سے ہمیں ایسا رزق عطا فرمائے جو حلال بھی ہو، پاکیزہ بھی اور بابرکت بھی — آمین!

(جاری ہے)